تقریر بابت صحابہ
وقت 5-7 منٹ

تقریر

"متاعِ آسمانی"

(صحابہ رضوان اللہ علیہم)

(تقریر نمبر6)

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۫ سِيْمَاهُمْ فِىْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ (الفتح:30)

کہ محمد رسول اللہ اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں کفار کے مقابل پر بہت سخت ہیں اور آپس میں بے انتہا رحم کرنے والے تُو انہیں رکوع کرتے ہوئے اور سجدہ کرتے ہوئے دیکھے گا۔ وہ اللہ ہی سے فضل اور رضا چاہتے ہیں۔ سجدوں کے اثر سے ان کے چہروں پر ان کی نشانی ہے۔

کہاں تک حرص و شوقِ مالِ فانی!
اُٹھو ڈھونڈو! متاعِ آسمانی

معزز سامعین! مَیں آج متاعِ آسمانی پر چھٹی تقریر کے لئے آپ کے سامنے کھڑا ہوں۔ تقریر کا عنوان **"متاعِ آسمانی"** حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک شعر سے لیا گیا ہے۔ جس کو مَیں آغاز تقریر میں پڑھ آیا ہوں۔ یہ منظوم کلام بہت سے تربیتی و اصلاحی پہلو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ آج مَیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اور آپؐ کے روحانی فرزند حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے صحابہ رضوان اللہ علیہم کو بطور آسمانی تحفہ یا متاعِ آسمانی پیش کرنے جارہا ہوں۔ کیونکہ روحانی باپ اور اُس کے روحانی فرزند پر ایمان لانے والے ایسے فدائی لوگ تھے جنہوں نے اسلام کی اشاعت کے لئے جان کی بازی لگادی۔ اپنی عزّت، اپنے اموال اور اپنے اوقات کو اسلام کی سربلندی کے لئے وقف کئے رکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِسی منظوم کلام میں دونوں کے صحابہؓ میں مماثلتوں کو سامنے رکھ کر فرمایا:

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مَے اُن کو ساقی نے پلا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

گویا یہ کہا جاسکتا ہے کہ اِس منظوم کلام میں صحابہؓ کو بھی متاعِ آسمانی قرار دیا ہے اور واقعتاً یہ یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ کسی انسان کو جو وفادار ساتھی مل جائے تو وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک عطا اور ایک انعام ہوتا ہے۔ حتّٰی کہ اگر کسی مرد کو وفادار اور مطیع و فرمانبردار اہلیہ مل جائے یا اگر کسی خاتون کو اُس کی عزت کرنے والا خاوند مل جائے تو یہ خدا کی عنایت سے کم نہیں۔ فرمانبردار اولاد، عزیز و اقارب اور دوست احباب بھی خدا تعالیٰ کے انعامات میں سے ایک انعام ہوتے ہیں۔ انبیاء اور رُسل کو اللہ تعالیٰ جو پیروکار عطا کرتا ہے وہ بھی اطاعت اور فرمانبرداری کے مجسّمے ہوتے ہیں۔ انبیاء اور رُسل کی محبت خدا تعالیٰ اِن مطیع و فرمانبردار صحابہ کے دلوں میں ڈالتا ہے۔

بالخصوص خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ وفاداری اور آپؐ کی اطاعت میں تمام سابقہ انبیاء کے ماننے والوں سے سبقت لے گئے اور اللہ تعالیٰ نے اِن کی قربانیوں اور اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے ساتھ محبت و عشق کو دیکھ کر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡہُ کا سرٹیفیکیٹ دیا ہے۔ یہ صحابہؓ اسلام کے درخت کے میٹھے، شیریں اور لذیذ پھل تھے۔ یہی کیفیت آپؐ کے غلامِ صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے والے مبارک وجودوں کی ہے۔ اِسی مماثلت کو غائبانہ نظروں سے دیکھتے ہوئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مَیں نہیں جانتا میری امت کا پہلا حصّہ بہتر ہے یا آخری حصّہ بہتر ہے۔

(حدیقۃُ الصالحین حدیث نمبر 971)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ تمہارے اِس زمانہ سے بہتر زمانہ اچھے اثرات کے لحاظ سے مجھے نظر نہیں آتا البتہ اگر کوئی نبی آئے تو اُس کے زمانہ کی برکات کی اَور ہی بات ہے۔

(حدیقۃُ الصالحین حدیث نمبر 993)

سامعین! اب مَیں آپ کے سامنے ایسے ایمان افروز واقعات رکھنے جارہا ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی وفاداری کے عکاس ہوں گے اور انہیں متاعِ آسمانی کہا جاسکتا ہے اور آپؐ کے روحانی فرزند اور غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رفقاء کے ایسے واقعات بیان کروں گا جن دونوں میں ہم رنگی، یگانگت اور مماثلت قائم ہوتی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ صحابہ رسولؐ کی طرح قربانیاں کرنے والوں کی طرح آپ کے روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دَور میں تن، من دھن کی قربانیاں کرنے والے پیدا کئے تو اِس سے بھی آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اثاث اور متاع میں اضافہ ہوتا ہے کیونکہ احمدیت، اسلام کا ہی تسلسل ہے اِسی لئے جماعت احمدیہ میں احمدیت کا جب ذکر ہوتا ہے تو اسلام احمدیت کو ملا کر بولا جاتا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ، اسلام کے دَورِ اوّل میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک وفادار اور مطیع و فرنبردار صحابی تھے۔ ایک مرتبہ آپؓ مسجد کی طرف نماز کی ادائیگی کی غرض سے آرہے تھے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے اندر صحابہؓ سے وعظ فرمارہے تھے۔ آپؐ نے مسجد کے اندر موجود صحابہؓ سے رش کے پیش نظر فرمایا کہ "بیٹھ جاؤ"۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ مسجد کے اِس قدر قریب پہنچ چکے تھے کہ آپؓ کے کانوں میں حضورؐ کی بیٹھ جاؤ کی آواز پہنچ گئی۔ آپؓ اپنے آقا حضورؐ کی اطاعت میں مسجد کے باہر ہی بیٹھ گئے اور پرندے کی طرح پُھدک پُھدک کر مسجد کی طرف بڑھنے لگے۔ ایک دیکھنے والے نے آپؓ سے کہا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تو مسجد میں موجود صحابہؓ سے مخاطب ہیں۔ اس پر آپؓ نے فرمایا کہ اگر مسجد تک پہنچتے پہنچتے میری جان نکل جائے تو مَیں اپنے خدا کو کیا جواب دوں گا کہ خدا کے فرستادہ کی آواز میرے کانوں میں پڑی اور اس پر مَیں عمل نہیں کرپایا۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

دَورِ آخر میں حضرت بابا کریم بخش سیالکوٹیؓ کے مثالی اطاعت کا واقعہ تاریخ احمدیت کے زیور کا حصّہ بنا ہے کہ جب آپؓ قادیان میں مسجد اقصیٰ کی طرف جارہے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مسجد میں موجود صحابہؓ کو یہ ہدایت سُنی کہ بیٹھ جاؤ۔ یہ آواز آپؓ کے کانوں نے بھی سماعت کی تو آپؓ وہیں بیٹھ گئے اور بیٹھے بیٹھے مسجد اقصیٰ کی سیڑھیوں پر پہنچے اور حضورؑ کا وعظ وہی بیٹھے سُنا۔

(10 تقاریر بعنوان صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا۔ مرتبہ حنیف محمود۔ صفحہ 11)

اس ایمان افروز واقعہ سے ملتا جلتا نظارہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں مؤرخہ 22/اگست 2021ء کو PST آرینا سے ملحقہ فٹ بال گراؤنڈ میں اُس وقت دیکھنے کو ملا جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 1500 سے زائد خدام کے سامنے بڑی سکرین پر ورچوئل خطاب کرنے نمودار ہوئے تو فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ حضور انور ایدہ اللہ کے خطاب کے دوران بہت تیز، موسلا دھار بارش برسنے لگی اور یہ خدام نہایت اطمینان کے ساتھ بیٹھے اپنے جان سے پیارے آقا کا خطاب سنتے رہے۔ یہ خدام نہ ذرا بھر ہلے اور نہ حرکت کی کہ جیسے اِن کے سروں پر بیٹھے ہوئے پرندے کہیں اُڑنہ جائیں اور ایک چٹان کی مانند وقار کے ساتھ حضور انور کے کلمات طیبات اپنے دلوں میں اُتارتے چلے گئے اور نہ ہی کسی نے اپنی باڈی لینگوئج سے کوئی پریشانی کا اظہار کیا۔ کیونکہ مادی پانی، بارش کی صورت میں زوروں سے برس رہا تھا تو دوسری طرف حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک کلمات اور نصائح روحانی پانی کی آبشاروں کی صورت میں اُتر رہا تھا، جن سے ہر خادم اپنی روح کو تسکین دیتے ہوئے فائدہ اُٹھا رہا تھا۔ اِس لئے خدام اپنے کپڑوں کو سیمٹنا تک بھول گئے۔ اطاعتِ خلافت کی خاطر پوری توجہ اور شوق سے پانی میں بھیگتے چلے گئے۔ انتظامیہ نے اس دوران Rain coats تقسیم کرنے شروع کئے جو بعض خدام نے اٹھ کر پہن لئے۔ بعض دو دو تین تین خدام نے اپنے سروں پر رکھ لئے۔ کیا مجال تھی کہ کوئی بچہ، کوئی خادم پریشانی کے عالَم میں اپنے سر کو ہلائے یا حرکت کرے۔ بعض خدام کے حصّہ میں Rain coat نہیں بھی آئے۔ وہ بھی آرام سے بھیگتے رہے۔ حضرت صاحب یہ سارا نظارہ اپنی مبارک آنکھوں سے ملاحظہ فرمارہے تھے اور حضور نہایت خوشگوار موڈ میں تھے۔ روحانی پروگرام اس مادی بارش کے دوران آگے بڑھتا رہا۔ حضور نے آخر میں

ماشاء اللہ، ماشاء اللہ کہہ کر جرمنی کے خدام پر بڑے اچھے الفاظ میں خوشنودی کا اظہار کیا اور خراج تحسین پیش فرمایا کہ آپ خدام میں یہ صلاحیت اور جذبہ وہمت بھی موجود ہے کہ اس جیسے موسم میں بھی آرام سے بیٹھے رہے ہیں۔ اُسی روز حضور کے ارشاد پر اِس محفل میں شامل تمام خدام کے گھروں میں Aconite(1M) فوری طور پر بھجوائی گئی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اِس واقعہ سے اس حد تک محظوظ ہوئے کہ مورخہ 3/ستمبر 2021ء کو اطفال الاحمدیہ جرمنی کے ساتھ ورچوئل ملاقات میں حضور نے مکرم صدر مجلس خدام الاحمدیہ سے بارش کے واقعہ کے حوالے سے مخاطب ہو کر، صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا، کی عملی تصویر کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرمایا:

"آج اِن اطفال کو آپ نے ہال میں بٹھایا ہوا ہے۔ چونکہ بارش کا تجربہ آپ نے خدام کے ساتھ کر لیا ہے۔ ویسے توماشاء اللہ یہ بھی مجاہد ہیں سارے۔ آج کل بدری صحابہ کا ذکر ہو رہا ہے۔ وہاں تو آندھی بھی آئی اور بارش بھی ہو گئی۔ لیکن وہ تیرہ چودہ سال کے لڑکے ہی تھے جو قائم دائم رہے۔ فکر نہ کرو۔ ہمارے یہ اطفال بھی سارے مجاہد ہی ہیں۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

"یہ لوگ خاموشی سے آئے اور محبت و تعلق وفا اور اطاعت کی مثالیں رقم کرتے ہوئے خاموشی سے چلے گئے۔ جہاں ہم ان بزرگوں پر رشک کرتے ہیں کہ کس طرح وہ قربانیاں کر کے امام الزماں کی دعاؤں کے وارث ہوئے وہاں یہ بھی یاد رکھیں کہ آج بھی ان دعاؤں کو سمیٹنے کے مواقع موجود ہیں۔ آئیں اور ان وفاؤں، اخلاص، اطاعت، تعلق اور محبت کی مثالیں قائم کرتے چلے جائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں۔ یاد رکھیں جب تک یہ مثالیں قائم ہوتی رہیں گی زمینی مخالفتیں ہمارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتیں۔"

(الفضل انٹرنیشنل 12/دسمبر 2003ء۔ صفحہ 9)

سامعین! جس آیت کی خاکسار نے آغاز میں تلاوت کی ہے۔ وہ الفتح کی آیت 30 ہے۔ جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کی سیرتِ طیبہ کے کچھ پہلو بیان ہوئے ہیں۔ اُن میں سے ایک اِن کی مثالی عبادات ہیں۔ جس کے متعلق کہا گیا تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۫ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ کہ تُو انہیں رکوع کرتے اور سجدہ کرتے ہوئے دیکھے گا۔ وہ اللہ ہی سے فضل اور رضا چاہتے ہیں۔ سجدوں کے اثر سے ان کے چہروں پر ان کی نشانی ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی اقتداء میں صحابہؓ لمبی لمبی نمازیں ادا کرتے تھے۔ مسجد میں باجماعت نمازوں کی ادائیگی کے لئے پہلی صفّ میں جگہ لینے کے لئے نماز سے بہت پہلے آجاتے۔ جب صحابہؓ میں اس حوالہ سے جھگڑا ہونے کے امکان پیدا ہوئے تو حضورؐ نے اِس امر کا خدشہ ظاہر فرمایا کہ آئندہ شاید پہلی صفّ کے لئے قرعہ اندازی کروانی پڑے۔ آنحضورؐ خود تو ایک ایک رکعت میں سورۃ البقرہ اور سورۃ آل عمران تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ آپؐ کا اتنا لمبا عرصہ کھڑا رہنے سے پاؤں سوجھ جاتے اور جب اللہ کے حضور گڑ گڑاتے تو ہنڈیا میں پانی اُبلنے کی آواز کی طرح آواز آتی۔ نابینا صحابہؓ بھی نماز ادا کرنے مسجد آتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب میں بھی قیامِ عبادت، توجہ الی اللہ اور اقامتِ صلوٰۃ کی بے شمار نہایت روشن اور درخشندہ مثالیں موجود ہیں۔ اِن کی باجماعت نمازوں کا التزام واہتمام اور اِن میں سوز و گداز غیر معمولی تھا۔ حضرت شیخ غلام احمد صاحب واعظؓ بیان کرتے ہیں کہ

"ایک دفعہ مَیں نے ارادہ کیا کہ آج کی رات مسجد مبارک میں گزاروں گا اور تنہائی میں اپنے مولیٰ سے جو چاہوں گا، مانگوں گا۔ مگر جب مسجد مبارک میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص سجدے میں پڑا ہوا ہے الحاج سے دعا کر رہا ہے۔ اُس کے الحاح کی وجہ سے مَیں نماز بھی نہ پڑھ سکا اور اس شخص کی دعا کا اثر مجھ پر بھی طاری ہو گیا اور مَیں بھی دعا میں محو ہو گیا کہ یا الٰہی! یہ شخص تیرے حضور سے جو کچھ بھی مانگ رہا ہے، وہ اس کو دے دے اور مَیں کھڑا کھڑا تھک گیا کہ یہ شخص سر اٹھائے تو معلوم کروں کہ کون ہے۔ مَیں نہیں کہہ سکتا کہ مجھ سے پہلے وہ کتنی دیر سے آئے ہوئے تھے مگر جب آپ نے سر اٹھایا تو دیکھتا ہوں کہ حضرت میاں محمود احمد صاحب ہیں۔ مَیں نے السلام علیکم کہا اور مصافحہ کیا اور پوچھا: میاں آج اللہ تعالیٰ سے کیا کچھ لے لیا؟ تو آپؓ نے فرمایا: مَیں نے تو یہی مانگا ہے کہ الٰہی! مجھے میری آنکھوں سے دین کو زندہ کر کے دکھا۔"

(الفضل 16/فروری 1968ء)

سامعین! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی آخرین کے ہم مِثل صحابہؓ کی مماثلتیں اور یکرنگیوں کا مضمون اتنا وسیع، دلچسپ اور ایمان افروز ہے کہ اِس کے بیان کے لئے قرطاس کا انبار چاہیے۔ لکھا ہے کہ ایک مہاجر صحابیؓ نے قرآنی احکام کی فہرست تیار کر رکھی تھی اور ان کی کوشش رہتی تھی کہ کوئی ایسا حکم قرآن کا نہ رہ جائے جس پر

وہ عمل پیرانہ ہوں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ قرآنی حکم ''اگر تمہیں کہاجائے کہ لوٹ جاؤتولوٹ آیاکرو'' پر تعمیل کی غرض سے، مَیں ساری عمر کوشاں رہا۔ مدینہ کے ہر گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا کہ کوئی مجھے کہہ دے کہ مَیں اِس وقت ملاقات نہیں کرنا چاہتا، تم واپس لوٹ جاؤ تو مَیں واپس لوٹ آؤں۔ مگر مجھے ایسی آواز سنائی نہ دی اور یہ حکم بغیر عمل کے رہ گیا۔

(جامع البیان فی تفسیر القرآن از ابو جعفر محمد بن جریر الطبری جلد18 زیرِ آیت سورۃ النور:28)

جماعت احمدیہ میں بھی عشاقِ قرآن اور عشاقِ رسول ؐ کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ مَیں یہاں صرف حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی مثال دینا چاہوں گا جو اُن عشاقِ قرآن میں سے ایک تھے جنہوں نے احکام قرآنیہ کی فہرستیں تیار کر رکھی تھیں اور اپنی زندگی پر انہیں اپلائی کیا کرتے تھے۔

اس طرح فدائیت اور اخلاص کے سینکڑوں واقعات ہیں جو محض اور محض مائدہ آسمانی ہیں، سرمایہ آسمانی ہیں۔ اثاثہ آسمانی ہیں۔ متاعِ آسمانی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''مَیں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے مَیں ان کو بلاتا ہوں نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں اور مَیں دیکھتا ہوں کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے۔ میری طرف سے کسی امر کا ارشاد ہوتا ہے اور وہ تعمیل کے لئے تیار۔''

فرمایا:

''حقیقت میں کوئی قوم اور جماعت تیار نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے لئے اس قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو۔ حضرت مسیحؑ کو جو مشکلات اور مصائب اٹھانے پڑے، ان کے عوارض اور اسباب میں سے جماعت کی کمزوری اور بیدلی بھی تھی ......اِس کے برخلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے وہ صدق و وفا کا نمونہ دکھایا جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ انہوں نے آپؐ کی خاطر ہر قسم کا دکھ اٹھانا سہل سمجھا۔ یہاں تک کہ عزیز وطن چھوڑ دیا۔ اپنے املاک و اسباب اور احباب سے الگ ہوگئے اور بالآخر آپ کی خاطر جان تک دینے سے تأمل اور افسوس نہیں کیا۔ یہی صدق اور وفا تھی جس نے ان کو آخر کار بامراد کیا۔ اِسی طرح مَیں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری جماعت کو بھی اس کی قدر اور مرتبے کے موافق ایک جوش بخشا ہے اور وہ وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھاتے ہیں۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ نمبر 223-224۔ ایڈیشن 2003ء)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

'' یہ صدق و وفا اور اخلاص و مروّت دکھانے والوں کے نمونے ہمیں اس شان سے نظر آتے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی نے نہ صرف ان کی محبتوں کے رخ بدل دیے۔ پہلے محبتوں کے رخ کسی اور طرف تھے پھر اَور طرف کر دیے۔ دنیا سے خدا کی طرف کر دیے۔ بلکہ ان محبتوں کے پیمانوں کو وہ عروج عطا کر دیا، وہ بلندیاں دے دیں جس کی مثال پہلے دنیا میں نہیں ملتی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس خوبصورتی سے اس عروج اور بلندی کی مثال دی ہے کہ فرمایا کہ ان کے اس معیار محبت اور قربانی کی سابقہ انبیاء کی زندگی میں بھی مثال نہیں پائی جاتی اور جہاں تک نبیوں کے ماننے والوں کا سوال ہے تو ان کی شان کیا، ان کی حالت تو صحابہ کے مقابلہ میں بہت ہی گری ہوئی تھی۔ یہ صحابہ اپنی تمام نفسانی خواہشات سے پاک تھے۔ صاف دل ہو کر اور اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہو کر صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا چاہنے کے لئے اپنی زندگیاں گزارنے والے تھے اور جب یہ حالت ہو تو پھر خدا تعالیٰ بھی نوازتا ہے اور بے انتہا نوازتا ہے اور ہم صحابہ کی زندگی میں یہ باتیں دیکھتے ہیں۔''

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 9/مارچ 2018ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کے نقش قدم پر چلنے والا بنائے۔ آمین

(کمپوزڈ: منہاس محمود۔ جرمنی)

✡✡✡✡